اس رپورٹ میں پیش کردہ تجزیے اور تخمینے مالی سال 23ء کی جولائی تا دسمبر کی مدت کے اعدادوشمار کی بنیاد پر تیار کیے گئے جنھیں مارچ2023ء میں اس وقت دستیاب اعدادوشمار اور حالات کے مطابق حتمی شکل دی گئی۔

1.1 عمومی جائزہ

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں پاکستان کے معاشی حالات میں بگاڑ آیا۔ گذشتہ سال سے متعارف کرائے گئے پالیسی اقدامات سے ملکی طلب کو محدود کرنے میں کامیابی ہوئی تھی تاہم سیلاب کے اثرات، منفی عالمی اقتصادی حالات، آئی ایم ایف پروگرام کے نویں جائزے کی تکمیل کے حوالے سے غیر یقینی صورت حال، زرمبادلہ کی رکاوٹوں اور سیاسی عدم استحکام نے مضمر ملکی ساختی مسائل کو بڑھادیا جو معاشی استحکام کے لیے چیلنج بنے ہوئے ہیں۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران زراعت کی پیداوار اور بڑے پیمانے پر اشیا سازی دونوں میں کافی حد تک سکڑاؤ آیا جبکہ عمومی مہنگائی کئی دہائیوں کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی۔ (درآمدات میں کمی کی وجہ سے) بیرونی جاری کھاتے اور (غیر سودی جاریہ اخراجات کو گھٹائے جانے اور وفاقی حکومت کے اخراجات میں کمی کے باعث) بنیادی مالیاتی توازن میں پالیسی کے طفیل آنے والی بہتری کے باوجود بیرونی مالکاری اور زرمبادلہ کے ذخائر کی پست سطح بڑی تشویش کا باعث بنی رہیں (**جدول 1.1**)۔ تاہم بیرونی طلب کی سست روی نیز ملکی ساختی مسائل کے تسلسل نے برآمدات کو گذشتہ برس کی سطح سے نیچے دھکیل دیا۔ مزید برآں، ایف بی آر ٹیکسوں میں ہدف سے کم نمو بھی ساختی اصلاحات کی رفتار تیز کرنے کی ضرورت ظاہر کرتی ہے۔

اسٹیٹ بینک نے اپنے تخفیفی موقف کو جاری رکھتے ہوئے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں میں پالیسی ریٹ میں مزید 225 بی پی ایس کا اضافہ کیا جو مالی سال 22ء کے دوران کیے جانے والے 675 بی پی ایس اضافے کے علاوہ تھا۔ مالیاتی لحاظ سے حکومت نے گرانٹس، سبسڈیز اور ترقیاتی وفاقی اخراجات کو کم کیا۔ مزید برآں، بیرونی کھاتوں پر دباؤ کو کم کرنے کی خاطر حکومت اور اسٹیٹ بینک نے درآمدات کو محدود کرنے کے لیے مختلف ضابطہ کارانہ اقدامات متعارف کرائے۔ ملکی طلب میں پالیسی کی وجہ سے آنے والے سکڑاؤ کے علاوہ سیلاب نے بھی مجموعی معاشی سست روی میں اہم کردار ادا کیا۔ سیلاب نے ملک کی زمین کا کافی علاقہ زیر آب کر دیا اور زندگیوں، معاش اور بنیادی ڈھانچے کو بھاری نقصان پہنچایا۔ زراعت میں، سیلاب کی وجہ سے خریف کی فصلوں کو کافی پیداواری نقصان پہنچا۔ عالمی منڈیوں میں زیادہ قیمتوں کی وجہ سے کھاد کے کم استعمال نے صورت حال کو مزید گمبھیر بنادیا۔ وزارت

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہاریے

	مالی سال 22ء	مالی سال 23ء		
	ش1	س1	س2	ش1
شرح نمو (فیصد)				
ایل ایس ایم[الف]	7.7	-1.5	-5.7	-3.7
قومی صارف اشاریہ قیمت[الف]	9.8	25.1	24.9	25.0
نجی شعبے کا قرضہ[ب]	13.7	0.9	3.3	4.3
رسدِ زر (ایم ٹو)[ب]	4.3	1.2	0.03	1.2
برآمدات[ب]	29.0	2.6	-15.2	-6.7
درآمدات[ب]	51.8	-5.8	-29.8	-18.2
شرح مبادلہ (+اضافہ/-کمی فیصد)[ب]	-3.5	-26.7	-21.7	-24.1
ٹیکس محاصل ایف بی آر[ج]	32.1	16.9	17.9	17.4
پالیسی ریٹ (آخر مدت)[ب]	9.75	15	16	16
ارب ڈالر				
ترسیلات[ب]	15.8	7.7	6.4	14.1
پاکستان میں ایف ڈی آئی[ب]	1.1	0.3	0.2	0.5
زرمبادلہ قرضے (خالص)[ب]	9.8	0.1	-0.9	-0.9
جاری کھاتے کا توازن[ب]	-9.1	-2.4	-1.1	-3.6
اسٹیٹ بینک زرمبادلہ ذخائر میں تبدیلی[ب]	1.6	-2.0	-2.3	-4.2
فیصد جی ڈی پی				
مالیاتی توازن[ج]	-2.0	-1.0	-1.0	-2.0
بنیادی توازن[ج]	0.1	0.2	0.9	1.1

ماخذ: [الف] پاکستان دفتر شماریات؛ [ب] اسٹیٹ بینک؛ [ج] وزارت خزانہ

قومی غذائی تحفظ اور تحقیق کے تخمینوں کے مطابق، کپاس اور چاول کی پیداوار میں بالترتیب 24.6 اور 40 فیصد کی کمی دیکھی گئی۔ زراعت اور صنعت کی ناقص کارکردگی، خدمات کے شعبے میں بھی پست سرگرمی کی نشاندہی کرتی ہے۔

اشیا سازی کے اندر بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں وسیع البنیاد سکڑاؤ دیکھا گیا جہاں پیداوار 22 میں سے 18 شعبوں میں گر گئی۔ خاص طور پر ٹیکسٹائل، گاڑیوں، دوا سازی، غیر دھاتی معدنیات، پیٹرولیم اور تعمیرات سے منسلک شعبوں کی پیداوار

میں نمایاں کمی واقع ہوئی۔ مزید بر آں، بگڑتا ہوا معاشی ماحول کچھ کاروباری اداروں میں اس عرصے کے دوران جزوی طور پر کام کی معطلی کا باعث بنا۔ معاشی سرگرمیوں میں مجموعی طور پر مندی کے سبب لیبر مارکیٹوں میں بھی روزگار کی پیداوار میں سکڑاؤ دیکھا گیا۔

نیز، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران بلند تعدد کے اشاریوں سے عمومی اقتصادی سرگرمیوں میں کمی ظاہر ہوئی (**شکل 1.1**)۔ خاص طور پر پیٹرولیم مصنوعات، سیمنٹ اور گاڑیوں کی فروخت میں دوہندسی کمی واقع ہوئی۔ کمزور معاشی سرگرمی کی بناپر جی ایس ٹی کی وصولی میں بھی کمی آئی۔ معاشی ماحول میں بگاڑ نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران کاروباری اعتماد کو متاثر کیا جس نے نجی کاروباری اداروں کے قرضے کے استعمال میں سست روی میں بھی کردار ادا کیا۔

ملکی طلب میں واضح سکڑاؤ کے باوجود، مالی سال 22ء کی دوسری ششماہی سے مہنگائی کی سطح مستقل طور پر برقرار ہے (**شکل 1.2 الف**)۔ بڑھتی ہوئی مہنگائی کی توقعات اور ملکی رسد سے متعلق بعض عوامل نے قومی صارف اشاریہ قیمت کو مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران 25.0 فیصد تک دھکیل دیا جو گزشتہ سال کی اسی مدت میں 9.8 فیصد تھا۔ بنیادی طور پر خوراک کی بلند قیمتوں نے مجموعی مہنگائی کو بڑھایا جس کے بعد غیر غذائی غیر توانائی اور توانائی گروپوں کا نمبر آتا ہے (**شکل 1.2 ب**)۔ خاص طور پر، سیلاب کی وجہ سے زرعی پیداوار اور مویشیوں کو پہنچنے والے نقصانات نے غذائی گروپ میں رسدی قلت پیدا کی اور عالمی سطح پر اجناس کی بلند قیمتوں کے اثرات کو بدتر کر دیا۔ اس کے علاوہ، مقامی قیمتوں میں روپے کی قدر میں کمی کے اثر نے بھی مہنگائی کے دباؤ میں حصہ ڈالا۔ اسی طرح، بجلی کے نرخوں اور

شکل 1.1 : بلند تعدد کے معاشی اظہاریے

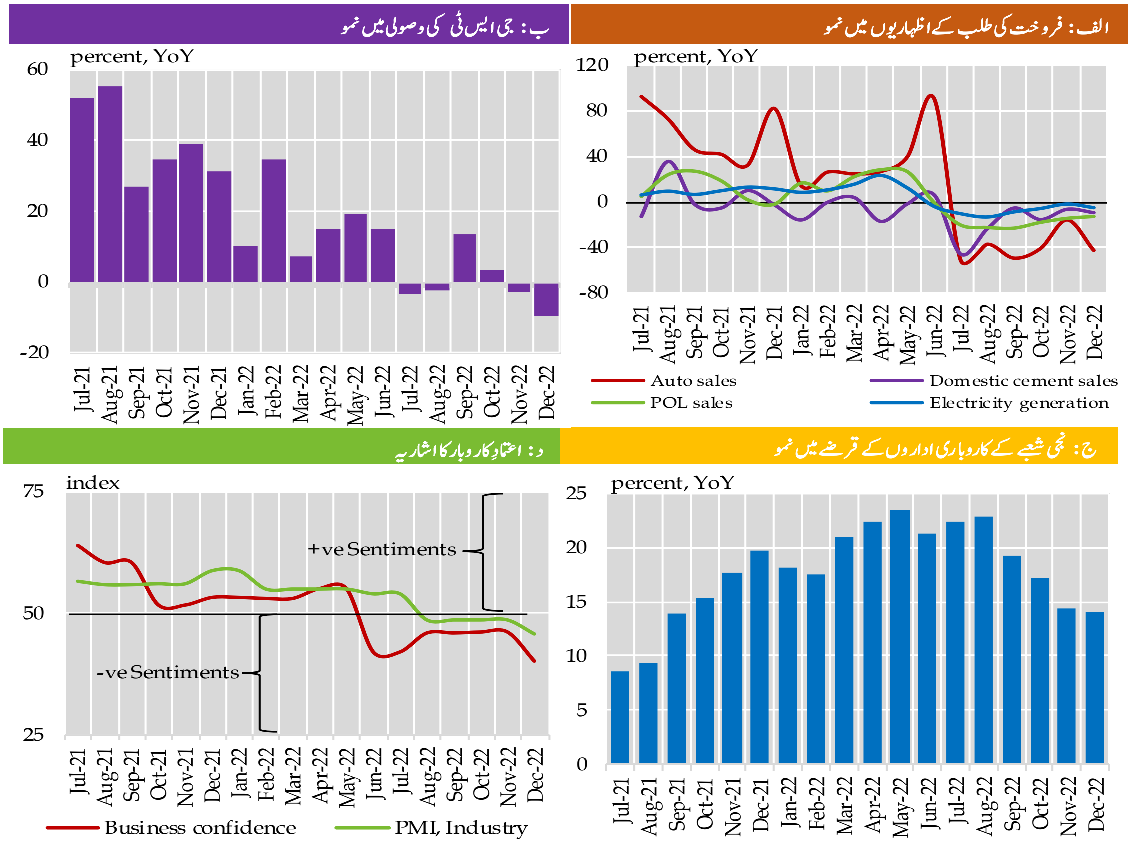

Sources: SBP, APCMA, PAMA, OCAC, NEPRA & FBR

توانائی کی قیمتوں میں اضافے نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران مہنگائی کے دباؤ کو مزید بڑھایا۔

ان رسدی دھچکوں کے دورِ ثانی کے اثرات وسیع تر قیمتوں اور اجرتوں تک پہنچے جس کے ساتھ بڑھتی ہوئی مہنگائی کی توقعات نے قوزی گرانی کو مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں نو سال کی بلند ترین سطح پر دھکیل دیا۔ اہم بات یہ ہے کہ صارفین کی مہنگائی کی توقعات مسلسل بڑھتی رہیں اور مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران بلند سطح پر رہیں، جیسا کہ اسٹیٹ بینک اور آئی بی اے کے اعتمادِ صارف سروے (**شکل 1.3**) سے ظاہر ہے۔ رسدی دھچکوں، اجناس کی عالمی قیمتوں کی منفی صورت حال اور شرح مبادلہ دباؤ کے درمیان ملکی قیمتوں میں مسلسل اضافہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں مہنگائی کی توقعات میں مزید بگاڑ کا باعث بنا۔

مالیاتی شعبے میں، بڑے غیر سودی جاریہ اخراجات، خاص طور پر سبسڈیز، گرانٹس اور ترقیاتی مصارف میں سکڑاؤ نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران بنیادی فاضل میں بہتری لانے میں اہم کردار ادا کیا۔ تاہم مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کے لحاظ سے، سود کی ادائیگیوں میں تیزی سے اضافے کی وجہ سے، گذشتہ سال کی سطح پر رہا۔ بڑھتی ہوئی شرح سود، روپے کی قدر میں گراوٹ اور ڈی ایس ایس آئی کے ختم ہونے کے بعد غیر ملکی قرض دہندگان کو مارک اپ ادائیگیوں کے دوبارہ آغاز نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران سود کی ادائیگیوں میں اضافے میں اہم کردار ادا کیا۔ جہاں تک محصولات کا تعلق ہے، ٹیکس انتظامیہ کی کوششوں، مہنگائی اور ڈپازٹس پر زیادہ منافع نے ایف بی آر کے ٹیکسوں میں اضافہ کیا۔ تاہم درآمدات میں زبردست سکڑاؤ اور معاشی سرگرمیوں میں مجموعی کمی نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے لیے ٹیکس وصولی کو ہدف سے کم سطح تک محدود کر دیا۔

مناسب بیرونی رقوم کی عدم موجودگی میں، حکومت نے اپنی قرض کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے بنیادی طور پر ملکی بینک اور غیر بینک ذرائع پر انحصار کیا۔ خاص طور پر حکومت نے اپنی مالیاتی ضروریات زیادہ تر درمیانی مدت کے رواں شرح کے آلات کے ذریعے پوری کیں۔ اگرچہ ان رواں شرح بانڈز کے ذریعے خاکہ قرض کی طوالت نے اجرائے ثانی کے خطرے کو کم کیا، اس نے بڑھتی ہوئی شرح سود ماحول میں قرض کی واپسی اور نو قیمت بندی کے خطرے کو بڑھا دیا۔

بلند سرکاری میزانی قرض گیری کی وجہ سے بنیادی طور پر خالص ملکی اثاثے پچھلے سال کی سطح تک بڑھ گئے جبکہ، اقتصادی مندی کے باعث مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران نجی شعبے کے قرض میں کمی واقع ہوئی۔ نجی شعبے کے قرض کے اندر جاری سرمائے کے قرضے میں نمو نمایاں طور پر کمزور ہوئی جبکہ معینہ سرمایہ کاری پچھلے سال کی سطح کے آس پاس رہی۔ دوسری طرف، بیرونی قرضوں کی مقررہ ادائیگیوں کے ساتھ ناکافی بیرونی رقوم کی آمد کے نتیجے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران خالص بیرونی اثاثوں میں تیزی سے کمی آئی۔ نتیجتاً، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران زرِ وسیع کی نمو سست ہو گئی۔

شکل 1.2 الف: قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی

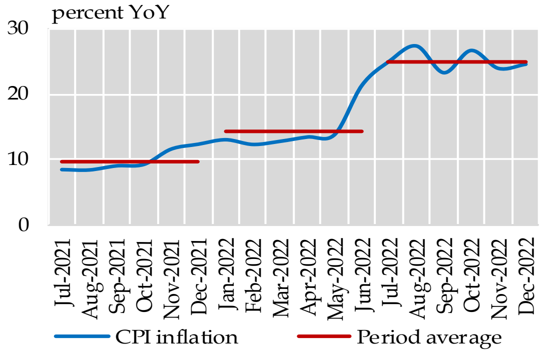

شکل 1.2 ب: غیر غذائی غیر توانائی (قوزی) مہنگائی – شہری

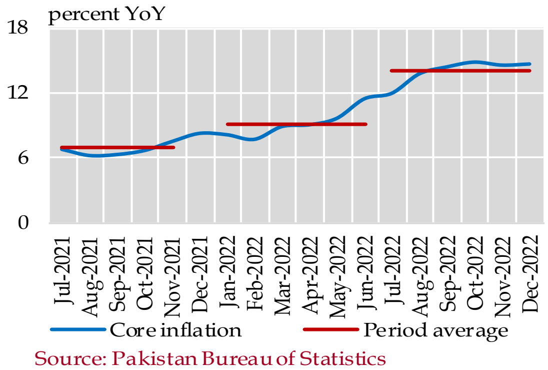

Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 1.3: صارف کی مہنگائی کی توقعات

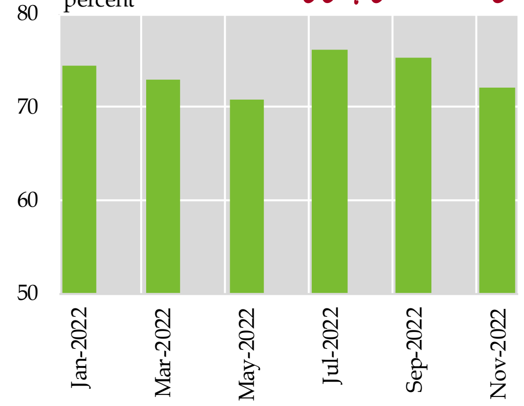

Source: State Bank of Pakistan

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیرونی شعبے کو بیرونی مالکاری کی کمی، عالمی طلب میں سست روی اور اچانک سیلاب کے نتیجے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ خاص طور پر، سخت عالمی مالی حالات کے ساتھ ساتھ آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی کے حوالے سے غیر یقینی صورت حال کی وجہ سے بیرونی مالکاری خاصے دباؤ میں رہی۔ نیز روس یوکرین تنازعے اور چین کی صفر کووڈ پالیسی کے نتیجے میں رسدی رکاوٹوں نے عالمی طلب کو متاثر کیا، جس کا پاکستان کی برآمدی کارکردگی پر بھی اثر پڑا (**شکل 1.4**)۔ جہاں تک رسد کا تعلق ہے، سیلاب سے متعلقہ رکاوٹوں کی وجہ سے فصلوں کی پیداوار کم ہوئی، جس نے نہ صرف خوراک کی برآمدات کو نقصان پہنچایا بلکہ اجناس کی درآمد کے منظرنامے میں بھی بگاڑ پیدا کیا۔

اسی طرح، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ترسیلات میں بھی کمی واقع ہوئی۔ عالمی اقتصادی سست روی کے علاوہ غیر رسمی چینلز کے استعمال میں اضافے نے بھی ملک میں ترسیلاتِ زر کو متاثر کیا۔ تاہم، برآمدات اور ترسیلاتِ زر میں کمی کی تلافی مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران درآمدات میں کہیں زیادہ کمی سے ہوگئی، جس کی وجہ سے جاری کھاتے کے خسارے میں نمایاں کمی آئی۔

جاری کھاتے کے خسارے میں اس بہتری کے باوجود، آمدِ زرِ قوم کی کمی کی وجہ سے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران زرِمبادلہ کے ذخائر میں نمایاں کمی آئی۔ آئی ایم ایف کی قسطوں کی ادائیگی میں تاخیر اور ملک میں سیاسی غیر یقینی کی صورت حال کے علاوہ، طے شدہ قرضوں کی ادائیگیوں (بشمول ایک ارب ڈالر یورو بانڈ) کی وجہ سے زرِمبادلہ کا مجموعی طور پر زیادہ اخراج، نیز سرمائے کے اخراج نے بیرونی کھاتوں پر دباؤ میں اضافہ کیا (**شکل 1.5**)۔ ان حالات کا مجموعی اثر، عالمی کرنسیوں کی باسکٹ کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی قدر میں اضافے کے پس منظر میں، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران روپے میں 24.1 فیصد گراوٹ کا باعث بنا۔

پاکستان کی بار بار سامنے آنے والی بیرونی کھاتوں کی کمزوریاں اور رسدی دھچکوں کی بڑھتی ہوئی تعداد، خاص طور پر جو موسمیاتی تبدیلی کی وجہ سے ہیں، اقتصادی لچک پیدا کرنے کی ضرورت کو اجاگر کرتی ہیں۔ پاکستان، درحقیقت، قدرتی آفات کے سب سے زیادہ متاثر ہونے والے ممالک میں سے ہے جس میں ان واقعات کی تعداد اور شدت سال بہ سال بڑھ رہی ہے۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی اس سے

شکل 1.4: حقیقی جی ڈی پی، تجارتی حجم اور مہنگائی – سال بسال

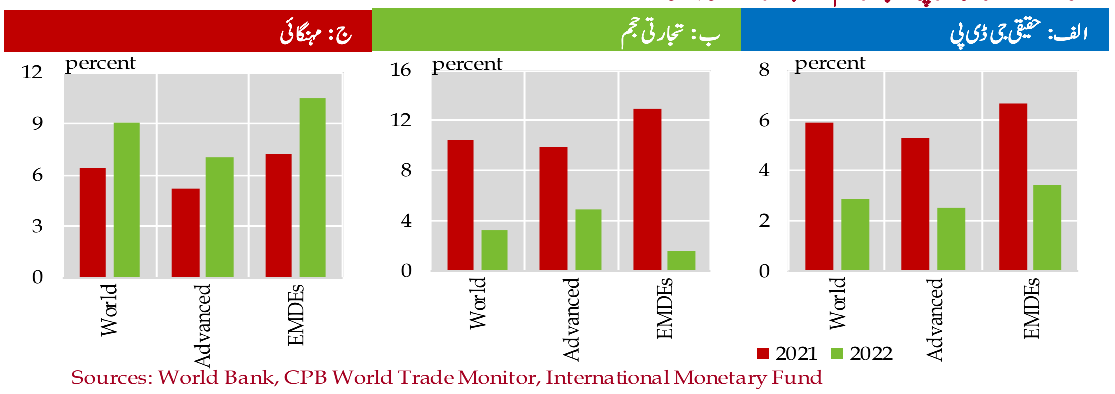

Sources: World Bank, CPB World Trade Monitor, International Monetary Fund

شکل 1.5: بجٹ تخمینے بمقابلہ بیرونی قرضوں کی وصولی

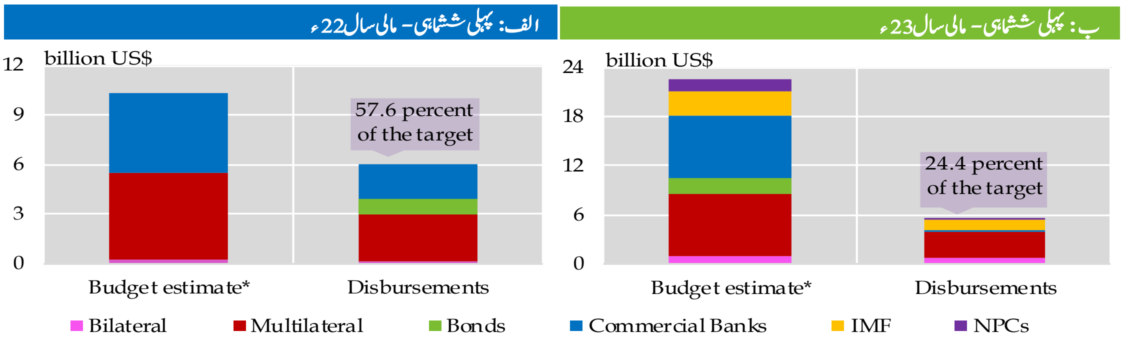

* Budget estimate for full year FY23

Source: Economic Affairs Division

مستثنیٰ نہیں تھی کیونکہ پاکستان کو اپنی تاریخ کے بدترین سیلابوں میں سے ایک کا سامنا کرنا پڑا جس میں املاک، معاشی سرگرمیوں اور سب سے بڑھ کر زندگیوں کو زبردست نقصان پہنچا۔ اس لیے ملک کو مختلف دھچکوں سے نمٹنے کے لیے بفر بنانے کی طرف پالیسی توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت ہے۔

خاص طور پر، یہ ضروری ہے کہ ملک میں آبی تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے آبی ذخائر کی تعمیر کے ذریعے پانی کے انتظام کو بہتر بنایا جائے تاکہ انتہائی اور غیر یقینی واقعات سے بچا جا سکے۔ اس سلسلے میں، وافر بارشوں اور گلیشیئروں کے پگھلنے سے حاصل ہونے والے پانی کو محفوظ کیا جانا چاہیے تاکہ کسی بھی غیر متوقع آمدنی فائدے کا نتیجہ خیز استعمال کیا جا سکے۔ اسی طرح ملک میں غذائی تحفظ کے مسئلے سے نمٹنے کے لیے خوراک کے وافر ذخیرے کی دستیابی کو یقینی بنانے کی ہنگامی ضرورت ہے، جس کے لیے مارکیٹ کی ناکامیوں کو دور کرنے اور ذخیرہ کرنے کی سہولتوں اور کولڈ چین مینجمنٹ میں سرمایہ کاری کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ، توانائی کے خالص درآمد کنندہ کے طور پر، توانائی کی مصنوعات کو ذخیرہ کرنے کی صلاحیت کو بڑھانا بھی اہمیت کا حامل ہے۔

مزید برآں، بیرونی کھاتوں کی پائیداری کو یقینی بنانے کے لیے زرمبادلہ ذخائر کو برقرار رکھنا بہت ضروری ہے تاکہ عالمی سطح پر منفی رسدی دھچکوں کے اثرات، خاص طور پر تیل اور اجناس کی بلند قیمت سے پیدا ہونے والے اثرات، کو روکنے کی ملک کی صلاحیت کو بڑھایا جا سکے۔ خوراک اور توانائی کی درآمدات پر پاکستان کے بہت زیادہ انحصار کے پیش نظر، بین الاقوامی منڈی میں کوئی بھی رسدی دھچکا تناسبات تجارت کو بگاڑ کر ملک کی بیرونی پائیداری کو تیزی سے ختم کر دیتا ہے۔ دیرینہ ساختی مسائل نے روایتی ذرائع سے زرمبادلہ ذخائر جمع کرنے کی ملک کی صلاحیت کو کمزور کر دیا ہے، جس سے قرضے سے لیے گئے وسائل پر ملک کا انحصار بڑھ گیا ہے۔ اس لیے غیر ملکی نجی سرمایہ کاری کو راغب کرنے اور برآمدی آمدنی کو بڑھانے کے لیے پالیسی کوششوں کو بہتر بنانے کی فوری ضرورت ہے۔

اسی طرز پر درآمدی انحصار کو کم کرنے کے لیے غیر روایتی ذرائع بھی استعمال کیے جا سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، توانائی کے تحفظ کے اقدامات کو اپنا کر۔ ان میں شامل ہو سکتے ہیں، دن کی روشنی کی بچت، بازاروں کی جلد بندش، ریموٹ ورک متعارف کرانا، سماجی ذمہ داری کے بارے میں بیداری پیدا کرنا، توانائی بچانے والی ٹیکنالوجی کا استعمال اور توانائی کے متبادل ذرائع جیسے شمسی اور ہوا کے استعمال کی طرف بتدریج سفر۔

مذکورہ ساختی مسائل کو حل کرنے کے علاوہ، پاکستان کو ڈیجیٹلائزیشن کی طرف متصورہ منتقلی کو ترجیح دینی ہوگی، جو ترقی پذیر ممالک کو ترقی کی جست لگانے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ پاکستان کی آئی ٹی برآمدات جن میں سوفٹ ویئر پیش پیش ہے اور ٹیکنالوجی اسٹارٹ اپس میں حالیہ تیز نمو ڈیجیٹلائزیشن کی ابھرتی ہوئی علامات کے طور پر ظاہر ہوتی ہیں۔ تاہم، جیسا کہ اس رپورٹ کے خصوصی سیکشن میں کہا گیا ہے، عالمی آئی ٹی برآمدات میں پاکستان کا حصہ بہت کم ہے، جس پر چھوٹے سائز

کے کاروبار کا غلبہ ہے اور وہ چند منڈیوں تک مرکوز ہے۔ ملکی سوفٹ ویئر کا استعمال بھی نہ ہونے کے برابر ہے جبکہ اسٹارٹ اپ اسپیس بھی یونی کورنز (ایک ارب ڈالر کی قدر حاصل کرنے والی کمپنیاں) پیدا کرنے، فنڈنگ، مجموعی ایکو سسٹم اور پوری معیشت میں اپنی موجودگی کے حوالے سے ہمسر معیشتوں سے پیچھے ہے۔ خصوصی سیکشن میں سوفٹ ویئر برآمدات اور اسٹارٹ اپس پر توجہ دینے کے ساتھ ان سازگار پالیسیوں پر روشنی ڈالی گئی ہے جنہوں نے اس شعبے میں ترقی کو آسان بنایا، جیسے کہ ڈجیٹل پاکستان پالیسی 2018ء اور اسٹیٹ بینک کے الیکٹرانک منی انسٹی ٹیوشنز ریگولیشنز 2019ء۔ اس سیکشن میں کچھ ایسے اہم مسائل پر روشنی ڈالی گئی ہے جن سے نمٹنا ان شعبوں میں حالیہ ترقی کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے۔

1.2 معاشی منظر نامہ

طلب کے انتظام کے اقدامات اور 2022ء کے سیلاب نے مالی سال 23ء کے نمو کے منظر نامے پر بہت زیادہ بوجھ ڈالا ہے۔ گاڑیوں، پیٹرولیم مصنوعات اور سیمنٹ کی فروخت کے حجم کے اعداد و شمار میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں نمایاں کمی ریکارڈ کی گئی۔ زرعی شعبے میں چاول اور کپاس کی فصلوں کو شدید نقصان پہنچا۔ دوسری طرف ایل ایس ایم کی پیداوار میں 3.7 فیصد کمی ہوئی۔ اس لیے مالی سال 23ء میں حقیقی جی ڈی پی کی نمو پچھلے سال کی شرح نمو اور اسٹیٹ بینک کے تقریباً 2 فیصد کے نظر ثانی شدہ تخمینے کے مقابلے میں نمایاں طور پر کم رہنے کی توقع ہے ہے۔ اس سے زرعی شعبے اور صنعتی پیداوار دونوں کی کمزور کارکردگی کے پیش نظر اقتصادی سرگرمیوں میں وسیع البنیاد کمی کی عکاسی ہوتی ہے، جس کے خدمات کے شعبے پر بھی منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔

مالیاتی حوالے سے، عارضی درآمدی پابندیوں اور پست معاشی سرگرمیوں کی وجہ سے ایف بی آر کی ٹیکس وصولی میں کمی کے ساتھ، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران سرکاری قرضوں پر بلند سودی ادائیگیوں کی وجہ سے جاریہ اخراجات میں تیزی سے اضافے نے مالیاتی گنجائش کو کم کر دیا ہے۔ نتیجتاً، مالیاتی پوزیشن میں بگاڑ پر قابو پانے کے لیے وفاقی ترقیاتی اخراجات میں سکڑاؤ نے مالی سال 23ء کے معاشی منظر نامے کے لیے چیلنجز پیدا کر دیے ہیں۔ اس دوران مالیاتی سختی اور طلب کو کم کرنے کے دیگر اقدامات کے باعث معاشی سرگرمیوں میں مزید سست روی کے اندیشے کی بنا پر ٹیکس وصولی کی موجودہ نمو کی رفتار میں کمی کا امکان ہے جس سے مالیاتی خسارہ بڑھے گا۔

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاری کھاتے کے خسارے میں 5.5 ارب ڈالر کی خاطر خواہ بہتری کے باوجود، قرضوں کی مقررہ ادائیگیوں اور بیرونی رقوم کی آمد میں نمایاں کمی کے باعث بیرونی کھاتوں کا دباؤ برقرار رہا جس کے نتیجے میں زرمبادلہ کے ذخائر میں شدید کمی آئی۔ موجودہ ملکی معاشی غیر یقینی صورت حال، سیلاب کے اثرات اور عالمی سطح پر بڑھتی ہوئی شرح سود کے ماحول کے پیش نظر، مالی سال 23ء میں بیرونی کھاتوں کی کمزوریاں بلند سطح پر رہنے کا امکان ہے۔ تاہم، آئی ایم ایف کے ای ایف ایف پروگرام کی بحالی سے کثیر فریقی اور دوطرفہ مالیاتی مواقع تک رسائی میں اضافہ کر کے بیرونی شعبے کے مجموعی خدشات کو دور کرنے میں مدد ملے گی۔ بیرونی شعبے کے منظر نامے کے لیے منفی خطرات یہ ہیں: عالمی طلب میں متوقع سست روی جو برآمدات اور ترسیلات پر منفی اثر ڈال سکتی ہے۔ اسی طرح عالمی اور ملکی غیر یقینی صورت حال بھی منفی خطرات کا باعث بنتی ہے۔ مثبت پہلو یہ ہو سکتا ہے کہ ملکی طلب میں متوقع سست روی یا عالمی اجناس کی قیمتوں میں نسبتاً تیزی سے کمی، جاری کھاتے کے خسارے کو بہتر بنا سکتی ہے۔

اس دوران مالی سال 23ء میں قومی صارف اشاریہ قیمت بلند رہنے کا امکان ہے جو 27-29 فیصد کی حدود میں رہے گی۔ بگڑتی ہوئی مہنگائی کا منظر نامہ بنیادی طور پر غذا اور توانائی کی مہنگائی میں مسلسل اضافے کی وجہ سے ہے جبکہ قوزی مہنگائی میں بھی اضافہ جاری رہ سکتا ہے۔ مہنگائی کی شرح نمو کے لیے قریبی مدت کے خطرات کی وضاحت مختلف عوامل سے کی جا سکتی ہے: حالیہ شرح مبادلہ میں کمی کے دور ثانی کے اثرات، مالیاتی ردوبدل بشمول جی ایس ٹی میں اضافہ، گیس اور بجلی کے نرخ اور مہنگائی کی توقعات میں اضافہ۔ اس کے علاوہ، چینی معیشت میں توقع سے زیادہ تیزی سے نمو کی وجہ سے خام تیل کی قیمتوں کے حوالے سے غیر یقینی کیفیت اور پاکستان میں گندم کی ہدف سے کم پیداوار مہنگائی کے منظر نامے کے لیے دیگر خطرات ہیں۔

بہر کیف حکومت اور اسٹیٹ بینک دونوں موجودہ اقتصادی چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے پالیسی اقدامات کر رہے ہیں۔ حکومت نے سبسڈیز اور گرانٹس میں کمی کے ذریعے اخراجات کو گھٹایا ہے، اور فروری 2023ء میں اضافی محاصل پیدا کرنے کے اقدامات متعارف کرائے ہیں جس کا مقصد مالیاتی استحکام ہے۔ دوسری طرف، اسٹیٹ بینک نے مالی سال 23ء کے نو مہینوں کے دوران پالیسی ریٹ میں 625 بیسس پوائنٹس کا اضافہ کیا ہے، جس سے زری سختی کے موجودہ دور میں شرح میں کل 1300 بیسس پوائنٹس کا اضافہ ہوا ہے۔ آگے چل کر مختلف رسدی دھچکوں کے اثرات کو کم کرنے کے لیے ضروری ساختی اصلاحات سمیت ان پالیسیوں کے نتیجے میں درمیانی مدت میں مہنگائی کی توقعات کو قابو کرنے میں مدد ملے گی اور معیشت زیادہ پائیدار نمو کی راہ پر گامزن ہو سکے گی۔